

جہاں تشابہ سے کف تشابہ کا ادلہ شریعہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

A Research Review of Imitation from Inadmissible Cliques in the Light of Islamic Principles

Dr. Allah Ditta

Assistant Professor F.G. Degree College for Women Multan Cantt

Email: profabughufan475@gmail.com

ORCID: <https://orcid.org/0000-0002-5292-4534>

Hafiz Muhammad Saleem Awan

Associate Professor Emerson University Multan

Email: saleemhassaan089@gmail.com

ORCID: <https://orcid.org/0000-0002-2483-6844>

Muhammad Inam Waris

Ph.D. Scholar University of Education Lahore

Email: warisinaam@gmail.com

ORCID: <https://orcid.org/0000-0002-2760-6091>

ABSTRACT:

This article investigates about the commandments which are described about the different groups of infidels, disobedient and contumacious. Moreover, it discusses that imitation of these cliques are prohibited and disliked in Islamic Shariah. Islam asks its followers to strictly follow the teachings of Quran and Sunnah because Allah Almighty has declared His Last Messenger as a perfect role model for the Muslims in every sphere of life and they must adopt his Sunnah in all the activities of daily life. This article will expose that following the deeds or actions of these groups create adverse effects on new generations that is why it is disallowed in Islam and keeping the unique identity according to the injunctions of Islam is necessary. As Islam has its unique features and every Muslim should adopt them. This article will not only expose disadvantages of imitation of these groups but also highlight the importance of Islamic civilization.

Keywords:

Infidels, Disobedient, Shariah, Quran, Sunnah, Imitation, Jurists.

تمہید

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے نیز یہ قیامت تک باقی رہنے کے لیے آیا ہے۔ اس لیے اس کی تعلیمات بھی ابدی اور دائمی ہیں جو ہر زمانے کی ضروریات سے ہم آہنگ ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی طرح اسلامی تہذیب بھی ابدی اور دائمی ہے اور اسلامی تہذیب میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ یہ نہ صرف عصر حاضر بلکہ آنے والے وقتوں کے لیے بھی مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ سائنس و ترقی کے اس دور میں جب پوری دنیا ایک گلوبل ولج کی حیثیت اختیار کر چکی ہے جس کی وجہ سے ایک نئی عالمگیر تہذیب نے جنم لیا ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی اور تعیشیات و آرام طلبی کے حصول کے لیے انسان مادی طور پر بہت مصروف ہو گیا ہے۔ مذہب کی حیثیت اس مادیت پسند زمانے میں کمزور پڑ چکی ہے۔ انہی وجوہات کے سبب سے بہت سے مسلمان اسلامی تہذیب و ثقافت، تعلیم و روایات اور احکامات و معاملات سے ناواقف ہیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو اسلامی عقائد و عبادات سے بھی کماحقہ واقفیت نہیں ہے۔ بہت سے لوگ اپنی روایتی سستی اور اسلامی تعلیمات سے ناواقفی کی وجہ سے دیگر تہذیبوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اسلام اگرچہ دیگر تہذیبوں کی مفید باتوں کو اپنانے سے منع نہیں کرتا لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی درس دیتا ہے کہ اس کے ماننے والے اپنا تشخص برقرار رکھیں اور اسلامی تہذیب کے رنگ میں رنگے نظر آئیں۔ بد قسمتی سے فی زمانہ ایسا نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ کون سے گروہ ایسے ہیں کہ جن کی مشابہت کو اختیار کرنے سے روکا گیا ہے اور کون سی باتیں ایسی ہیں کہ جن کو اختیار کیا جاسکتا ہے؟ اور کن کی مشابہت اختیار کی جاسکتی ہے اور کتنے گروہ ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں اسلام نے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا ہے؟ جن گروہوں کی مشابہت اختیار کی جاسکتی ہے تو وہ کونسے افعال و اعمال ہیں جن میں ان کی مشابہت اختیار کرنا جائز ہے اور کن امور میں ان کی مشابہت اختیار کرنا منع ہے؟ اس آرٹیکل میں انہی مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ کن گروہوں سے مشابہت اختیار کرنا منع ہے نیز ان ممنوعہ گروہوں کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

تشبہ کی ممانعت کی وجوہات

تشبہ کی ممانعت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ رب العزت کو ناپسند ہے اور متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس عمل کی قباحت کو بیان کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

كَافِرِينَ﴾¹

اے ایمان والو! اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد کافر کر چھوڑیں گے۔

ایک اور جگہ اللہ رب العزت ان کی اتباع سے پرہیز کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يُؤْذُواكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ﴾²

اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہے پر چلے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے پھر تم نقصان اٹھا کر پلٹو گے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾³

اور ہر گز تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو۔
یعنی ان کا مقصد تو مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنا ہے تاکہ وہ اسلام کو کمزور کر سکیں بلکہ وہ تو مسلمانوں کے بھی بدترین دشمن ہیں اور انہیں انتہائی ناگوار گزرتا ہے جب مسلمانوں کو اللہ رب العزت کی طرف سے کوئی فضل، خیر یا انعام ملتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿مَا يَوْذُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ﴾⁴

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔

قرآن پاک کے علاوہ احادیث میں بھی اس امر کے بارے بتایا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے سے اگلوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز پر ایسی زبردست پیروی کرو گے حتیٰ کہ اگر وہ لوگ کسی گاوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہود و نصاریٰ مراد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا پھر اور کون مراد ہو سکتا ہے۔⁵ شریعت اسلامیہ میں جن گروہوں کی مشابہت سے روکا گیا ہے، ان میں سے انیس گروہوں کا بالتفصیل یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

تشبہ بالكفار

قرآن و احادیث میں جس گروہ کی مشابہت سے بالعموم منع کیا گیا ہے وہ کفار کا گروہ ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ کسی بھی قسم کے کفار سے مشابہت اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں⁶ کہ رسول اللہ

ﷺ نے مجھے عصفر (زعفرانی رنگ) سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا:

فَقَالَ هَذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسَهَا⁷

آپ نے فرمایا یہ کفار کے کپڑے ہیں، ان کو نہ پہنو۔

رسول اللہ ﷺ کو یہ امر اس حد تک ناپسند تھا کہ آپ ﷺ نے ان کپڑوں کو آگ لگا دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمرو ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں کسم (زعفرانی رنگ میں رنگے ہوئے) دو کپڑے پہن کر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کو غصہ آگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ تم ان کو پھینک دو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ، اس کو کس جگہ پھینکو؟ آپ ﷺ نے فرمایا آگ میں۔⁸ یونہی مسجد سے اذان ہونے کے بعد کسی شخص کا نکلنا مکروہ ہے ماسوائے اس کے کہ وہ وضو یا کسی اور ضرورت کی وجہ سے باہر جائے اور اس کا واپس آنے کا ارادہ ہو کیونکہ یہ بے دینوں سے مشابہت ہے اس لیے منع ہے۔⁹ منصور بن یونس حنبلی اور صالح بن فوزان¹⁰ نے اسے شیطان سے مشابہت قرار دیا ہے۔¹¹ قبر پر یا مقبروں میں¹² یا آگ کے سامنے نماز پڑھنا بھی مشابہت کی وجہ سے منع ہے۔

تشبہ بالیہود

کفار کی مشابہت اختیار کرنے کے عمومی احکامات کے علاوہ کچھ کفار کے بارے میں خصوصی طور پر احکامات موجود ہیں۔ ان میں سے اکثر احکامات یہود کے بارے میں ہیں۔ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودیوں کے خلاف (عمل) کرو کیونکہ وہ جو توں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔¹³ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرو اور یہودیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔¹⁴ حضرت سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔¹⁵ قربانی کے جانوروں کو بہت زیادہ فربہ کر دینا ابن شعبان کے نزدیک یہود سے مشابہت ہے اس لیے وہ اسے ناپسند کرتے تھے۔ جب کہ جمہور کے نزدیک مالک کو اختیار ہے کہ جتنا چاہے فربہ کر سکتا ہے۔¹⁶ چند دیگر مالکی علماء کا بھی یہی قول ہے کہ جانور کو فربہ نہ کیا جائے لیکن جمہور کے نزدیک یہ قول باطل ہے¹⁷ لیکن ان اقوال کی بدولت مشابہت یہود سے احتیاط کا امر ضرور سامنے آتا ہے۔ مزید یہ کہ عصر حاضر میں فربہ جانور دکھاوے اور برتری کے لیے جس طرح خریدے جاتے ہیں اور اس امر کے لیے بیوپاری حضرات سٹیرائڈز اور دیگر اشیاء کے ذریعے جس طرح مصنوعی طور پر جانور کو موٹا کرتے ہیں وہ ضرور سخت مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ عاشورہ کے ساتھ نو محرم الحرام کا روزہ رکھنا بھی اسی قبیل سے ہے۔¹⁸ یونہی گیارہ محرم الحرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم ہے۔¹⁹ امام احمد بن حنبل نے بچے کے ساتویں دن ختنہ کرنے کو یہود سے تشبہ قرار دیا ہے²⁰ گرچہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ یہی مشروع ہے۔

نماز میں سدل (یعنی سر یا کندھوں سے دونوں طرف کپڑا لٹکانا) منع ہے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے نماز میں یہودیوں کی مخالفت کی وجہ سے سدل کو مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ یہودی کپڑوں کو عبادت کے دوران لٹکاتے ہیں۔²¹ ایک مرتبہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ باہر تشریف لائے۔ آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور سدل (کپڑے لٹکائے ہوئے) کیے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا یہ لوگ تو یوں لگتے ہیں گویا کہ یہود ہوں جو اپنی میلہ گاہوں کی طرف نکل آئے ہوں۔²²

تشبہ بالنصاری

یہود کے بعد جس گروہ کے بارے میں مشابہت کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے وہ نصاریٰ کا گروہ ہے اور مختلف نوعیت کے معاملات میں ان کی مشابہت سے روکا گیا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں ہر اس شے کو توڑ ڈالتے تھے جس میں صلیب کی شکل وغیرہ ہو۔²³ جتنا کہ نصاریٰ سے کسی درجہ میں بھی مشابہت نہ ہو۔ حضرت قبیسہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے، میں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسا کھانا جس میں نصرا نیت کی مشابہت ہو تمہارے سینے میں شک پیدا نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود اور عبید اللہ بن موسیٰ بھی اسرائیل سے وہ سماک سے وہ قبیسہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ محمود اور وہب، شعبہ سے وہ سماک سے وہ مری بن قطری سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اہل کتاب کے طعام کا کھانا جائز ہے۔²⁴ جنازوں کے ساتھ آگ کا لے جانا اس وجہ سے منع ہے کہ یہ جاہلیت کا طریقہ ہے یا نصاریٰ کا فعل ہے اور ہمیں ان کی مشابہت سے روکا گیا ہے۔²⁵

ایک دوسری روایت میں جسے ابو داؤد نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسا کھانا ہے جس سے میں بچوں؟ فرمایا کہ نہیں، تجھے کوئی ایسی شے کھٹک اور خلجان میں نہ ڈالے جس میں نصرا نیت کا شائبہ ہو۔²⁶ مراد یہ ہے کہ نصاریٰ لوگ بلا وجہ مختلف حلال چیزوں میں شک کرتے رہتے ہیں تو تمہیں ان جیسا کوئی عمل پسند نہیں کرنا چاہیے جس کی وجہ سے تمہیں اپنے دل میں کوئی خلجان محسوس ہو۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بالوں کا سفید رنگ بدل لیا کرو اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ کرو۔²⁷ حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ تم مسجدوں کو اس طرح مزین کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں کو سجاتے ہیں۔²⁸ مسجدوں میں ذبح خانے بنانا بھی عیسائیوں سے مشابہت کی وجہ سے ممنوع ہے۔²⁹ لہذا ان افعال سے بچنا چاہیے۔

تشبہ بالمشرکین

مشرکین سے مشابہت کو بھی شریعت نے ناپسند کیا ہے اور دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمَشْرِكِينَ: وَفَرُّوا اللَّحَى، وَأَخْفُوا الشَّوَارِبَ³⁰

مشرکین کا خلاف کرو، داڑھیوں کو معافی دو اور مونچھیں پست کرو۔

مشرکین سے مشابہت کے بارے میں قرآن پاک میں بھی منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءٌ وَتَصْدِيَةٌ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

تَكْفُرُونَ﴾³¹

اور نہیں ہے ان کی نماز بیت اللہ کے پاس سوائے سیٹیاں بجانا اور تالیاں بیٹنا تو اب چکھو مزہ عذاب کا اپنے

کفر کی پاداش میں

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اس قول ”مکاء“ کے بارے میں فرمایا کہ اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے ان میں سیٹیاں بجاتے تھے اور ”تصدیۃ“ سے مراد ہے ان کو لوگ (اس کام سے) روکتے تھے۔³² شاید اسی وجہ سے حدیث میں تشبیک کی ممانعت کی گئی ہے۔ حضرت ابو ثمامہ حناط سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ ان کو مسجد جاتے ہوئے ملے ابو ثمامہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھ کو انگلیاں چٹختاتے ہوئے دیکھا تو مجھے اس سے منع فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے ارادہ سے نکلے تو وہ اپنے ہاتھوں سے تشبیک³³ نہ کرے (یعنی انگلیاں نہ چٹختائے) کیونکہ وہ گویا نماز ہی کی حالت میں ہے۔³⁴

فقہاء انتظار نماز میں انگلیاں ڈالنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے سیٹیاں بجانے اور تالیاں بیٹنے کی جو مذمت کی ہے اس میں ان جاہل صوفیاء کا رد ہے جو رقص کرتے ہیں، تالیاں پیٹتے ہیں اور بے ہوش ہونے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ سب کاسب منکر (اور ممنوع) عمل ہے اور عقلاء ایسے عمل سے پرہیز کرتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں۔ ایسا کرنے والا مشرکین کے ساتھ اس عمل میں مشابہ ہو جاتا ہے جو وہ بیت اللہ شریف کے پاس کرتے تھے۔³⁵ امین احسن اصلاحی³⁶ اور دیگر علماء بھی ان اعمال کے کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ کسی جانور یا ایک پتھر کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا بھی منع ہے کہ اس میں مشرکین اور بت پرستوں سے مشابہت ہے۔ اور اگر بہت سے پتھر ہوں تو جائز ہے۔³⁷

عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کہا کہ جو شخص مشرکوں کے علاقہ میں مکان تعمیر کرے، ان کے نیروز و مہرجان (تہواروں کے نام) منائے اور موت آنے تک اپنے اسی کردار پر قائم رہے تو وہ قیامت کے دن انہی لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔³⁸ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص (رمضان المبارک میں) سفر سے واپس پہنچا اور اس نے کچھ کھالیا تھا تو باقی دن کچھ نہ کھائے۔ عبد اللہ بن نمیر کی روایت میں ہے کہ وہ مشرکین کی مشابہت سے بچنے کے لیے کچھ نہ کھائے۔³⁹

تشبہ بالمجوس

مجوس یعنی آتش پرستوں کے گروہ کے بارے میں بھی کثیر احادیث موجود ہیں جو اس بات کی صراحت کرتی ہیں کہ عبادات ہوں یا معاملات یا عقائد کسی بھی امر میں مجوس کی مشابہت اختیار کرنے کی شریعت مطہرہ میں اجازت نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جُزُوا الشَّوَارِبَ، وَأَزْحُوا اللَّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ⁴⁰

مجوس یعنی آتش پرستوں کی مخالفت کیا کرو۔

طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت بھی اسی وجہ سے ہے کہ آتش پرستوں سے مشابہت نہ ہو۔⁴¹ نماز میں آنکھیں بند کرنے⁴² سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کیونکہ مجوس آگ کی پوجا کرتے وقت ایسا کرتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بھی یہودیوں کے اقدام کی طرح ہے، اور ہمیں کافروں کی نقل کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔⁴³

تشبہ بالاعاجم

عجمی کفار سے مشابہت بھی ممنوع و مذموم ہے۔ ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الحکال البغدادی الحنبلی (المتوفی: 311ھ) کہتے ہیں کہ عجمیوں کی مشابہت مکروہ ہے اس لیے حلق نہ کروایا جائے۔⁴⁴ چھری سے گوشت کو کاٹ کر کھانا ناپسندیدہ ہے اس لیے کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے۔⁴⁵ کچھ روایات میں کپڑے کے نچلے حصے میں نقش و نگار کی طرح ریشم لگانے سے، کندھوں پر عجمیوں کی طرح ریشمی کپڑے ڈالنے سے⁴⁶ اور عجمیوں کی طرح تعظیم میں زیادتی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔⁴⁷

تشبہ بالخوارج

کفار کے گروہ کے علاوہ مسلمانوں کے گمراہ فرقوں سے مشابہت کو بھی ناپسند کیا گیا ہے۔ اس کی بجائے صالحین سے مشابہت کو محمود و محبوب قرار دیا گیا ہے اور اہل بدعت، اہل رہبانیت، دنیا داروں اور متکبرین وغیرہ کی مشابہت کو ناپسند کیا گیا ہے۔ انہی میں سے ایک گروہ خوارج کا ہے اور حج و عمرہ کے علاوہ حلق کروانے کو خوارج کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ و ناپسند کیا گیا ہے۔⁴⁸

وحشی کفار سے مشابہت کی ممانعت

وحشی کفار کے بارے میں ارشادات بیان کیے گئے ہیں کہ ان کی مشابہت بھی منع ہے۔ عبایہ بن رافع اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے پاس چھری نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس کو کھالو، بشرطیکہ ناخن اور دانت نہ ہو، ناخن تو حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔⁴⁹ ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں) دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن حبشی لوگوں کی چھری ہے۔⁵⁰ (اور

چاقو کی طرح ہے) اور وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں ان کی مشابہت کی وجہ سے ناخن سے ذبح کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔

جاہلی کفار سے مشابہت کی ممانعت

دور جاہلیت کے کفار سے بھی مشابہت کی قرآن و احادیث میں ممانعت کی گئی ہے۔ اللہ رب العزت مسلمان عورتوں کو دور جاہلیت کی سی بے پردگی کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾⁵¹

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

حضرت عمران بن حصین اور ابو بزرہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چادریں پھینک کر قمیصیں پہنے چل رہے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا جاہلیت کے کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے طور طریقہ کی مشابہت اختیار کر رہے ہو میں ارادہ کر چکا تھا کہ تمہارے لئے ایسی بدعا کروں کہ صورتیں مسخ ہو کر لوٹو۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے چادریں لے لیں اور دوبارہ ایسا نہ کیا۔⁵²

تشبہ بالتکبرین

متکبرین کی مشابہت کی بھی ممانعت کی گئی ہے اور ان جیسا لباس پہننا، وضع قطع اختیار کرنا یا ان جیسی حرکات کرنا منع ہے اور علماء ان جیسے افعال و اعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت متکبرین اور فریبی لوگوں کی مشابہت کی وجہ سے منع ہے۔⁵³

جہنمیوں سے مشابہت کی ممانعت

کچھ روایات میں جہنمیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک شخص پر سے گذرے جو اونڈھے منہ مسجد میں سو رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اٹھ کر بیٹھ، یہ دوزخیوں کا سونا ہے۔⁵⁴ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ نے نماز میں خصر (کوکھ پر ہاتھ رکھنے) سے منع فرمایا ہے۔⁵⁵ اور ایک روایت میں اس کی علت یہ بتائی گئی ہے:

الاختصار في الصلاة راحة أهل النار⁵⁶

کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے۔

یہ یہود و نصاریٰ کا فعل ہے اور وہ اہل نار میں سے ہیں اس لیے ان کی مشابہت کی وجہ سے یہ عمل منع ہے۔ اختصار کے معنی کی طرح اس سے ممانعت کی حکمت میں بھی اختلاف ہے۔⁵⁷ تیمم کے دوران ہاتھوں کے جھاڑنے کا حکم اس لیے

دیا گیا ہے کیونکہ مٹی کے استعمال سے گرد و غبار سے آلودہ ہونا لازم آتا ہے جس سے مثلہ سے مشابہت ہوتی ہے جو اہل جہنم کی علامت ہے اس لیے شریعت نے دونوں ہاتھوں کے جھاڑنے کا حکم دیا ہے۔⁵⁸

تشبہ بالنساء

شریعت مطہرہ میں صرف کفار سے مشابہت کی ہی ممانعت نہیں ہے بلکہ مردوں کی عورتوں سے مشابہت کو بھی جائز قرار نہیں دیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یحجوا لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو رنگا ہوا تھا مہندی سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کیا ہوا؟ کہا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ عورت کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو آپ نے حکم دیا تو اسے نفیج کی طرف شہر بدر کر دیا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نماز پڑھنے والوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔ ابواسامہ کہتے ہیں کہ نفیج مدینہ کے اطراف میں ایک جگہ ہے اور یہ بقیع نہیں ہے۔⁵⁹ مردوں کے لیے یا مخنث کے لیے عورتوں کی طرح گفتگو کرنا یا ان کی سی حرکات کرنا اور عہد اعضاء کو حرکت دینا⁶⁰ بھی جائز نہیں ہے۔⁶¹ امام نووی کہتے ہیں کہ مردوں کے لیے عورتوں کی مشابہت حرام ہے۔⁶² عورتوں کی سی انگوٹھی بنوانا، تلوار پر سونے کا کام کرنا، بھی مشابہت کی وجہ سے منع ہے۔⁶³

علامہ ابن رشد اور چند دیگر مالکی علماء⁶⁴ نے اشد سرے کے استعمال کو مردوں کے لیے ناپسند کیا ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ صرف عورتیں اشد سرے کو زینت کے لئے لگاتی ہیں اور اگر مرد سرے لگائے گا تو وہ اس امر میں عورتوں کی طرح ہو جائے گا اور مرد کے لئے سرے کا لگانا مکروہ ہے۔⁶⁵ اگرچہ ان کا یہ قول جمہور کے خلاف ہے کہ اشد سرے کا استعمال مرد کے لیے سنت ہے۔ سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اشد کا استعمال اہتمام سے کیا کرو اس لیے کہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو بڑھاتا ہے۔⁶⁶ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔⁶⁷ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا سوتے وقت اشد سرمہ اہتمام سے استعمال کیا کرو اس لیے کہ یہ بینائی کو جلا بخشتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔⁶⁸

تشبہ بالرجال

عورتوں کی طرح مردوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ناجائز ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔⁶⁹ حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے تو وہ دوپٹہ اوڑھ رہی تھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے ایک ہی مرتبہ لپیٹنا دو مرتبہ نہیں۔⁷⁰ (تا کہ

مردوں کے عمامے کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے) اسی وجہ سے امام ابو داؤد کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے قول "لَيْتَنِّي لَا لَيْتَنِّي" کا مطلب یہ ہے کہ مرد کہ طرح عمامہ نہ باندھیں کہ اسے ایک پتچ اور دو پتچ دیں۔⁷¹

تشبہ بالمخنث

شریعت مطہرہ میں مردوں اور عورتوں دونوں کو مخنثوں یا ہمجنسوں کی نقل کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ ایسا کرنا درست عمل نہیں ہے بلکہ ناجائز ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مردوں میں مخنثوں (یعنی عورتوں کی مشابہت کرنے والے) پر اور عورتوں میں سے مردوں کی شکل اختیار کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو اور فلاں فلاں کو نکال دو۔⁷² اس لئے ان کی مشابہت سے بھی بچنے کی بھی ضرورت ہے۔

تشبہ بالشیطان

دین اسلام جو کفار کے ساتھ ساتھ، فاسقوں اور فاجروں کی مشابہت کی اجازت نہیں دیتا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ شیطان سے مشابہت کی اجازت دے دے۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔⁷³ لہٰذا ہاتھ سے کھانا پینا شیطان سے مشابہت کی وجہ سے ممنوع ہے اور تیامن کی حکمت بھی یہی ہے۔ آیات سجدہ کے سننے کے بعد سجدہ تلاوت اس لیے بھی مشروع ہے کہ شیطان سے مشابہت نہ ہو۔⁷⁴ مسند احمد میں حضرت ابو سعید خدری کا قول بیان کیا گیا ہے کہ تشبیک شیطان کی طرف سے ہے۔ لہٰذا منع ہے۔⁷⁵ ابن عمر کہتے ہیں کہ یہ عمل یہودیوں سے مشابہت کی وجہ سے منع ہے۔⁷⁶

اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے مشابہت کی ممانعت

کفار سے تشبہ کی ممانعت کے علاوہ اس امر کی بھی کثیر روایات میں ممانعت بیان کی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرح تخلیق کرنے میں مشابہت اختیار کرتے ہیں۔⁷⁷ اس سے مراد مصور ہیں جو تصویریں بناتے ہیں۔ ابو زرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ہمراہ مدینہ کے ایک مکان میں داخل ہوا تو وہاں ایک مصور تصویریں بنا رہا تھا، تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے، جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے کی کوشش کرے، اگر ایسا ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دکھائے اور ایک ذرہ پیدا کر کے دکھائے۔⁷⁸

اللہ تعالیٰ کی طرح عذاب دینے کی ممانعت

تخلیق میں مشابہت کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرح عذاب دینے کی بھی ممانعت بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ فلاں فلاں آدمی مل جائیں تو ان کو آگ میں جلاؤ الٹا پھر جب ہم لوگ جانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو نذر آتش کر دینا لیکن آگ کا عذاب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لہذا اگر تم کو وہ مل جائیں تو ان دونوں کو قتل کر دینا۔⁷⁹ عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب علی نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا جب عبداللہ ابن عباس کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے کہا کہ میں اگر ان کی جگہ پر ہوتا تو ہر گز نہ جلاتا کیونکہ رحمۃ اللعالمین نے فرمایا ہے کہ عذاب الہی سے کسی کو سزا نہ دینا اور میں تو ان کو قتل کر دیتا جیسا کہ رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کر دے تو اس کو جان سے مار ڈالو۔⁸⁰

تشبہ بالمنافقین

منافقین سے مشابہت بھی اسلام میں ممنوع اور ناپسندیدہ ہے۔ منافقین کے بارے میں ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۖ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى ۖ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَتَذَكَّرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾⁸¹

بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں لیکن وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

اسی وجہ سے علماء کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ قیام پر قدرت ہونے کے باوجود دیر سے قیام کرنا یہاں تک کہ امام رکوع کے قریب ہو مکر وہ ہے کیونکہ یہ منافقین کے ساتھ تشبہ ہے۔⁸²

تشبہ بالحيوان

اسلام نے صرف کفار و فساق سے مشابہت کی ہی ممانعت نہیں کی ہے بلکہ جانوروں سے مشابہت کو بھی ناپسند کیا ہے کہ یہ مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ وہ جانوروں کے سے کام کرے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا آخر دور میں ایک قوم ہوگی جو کبوتروں کے پوٹوں کی طرح کالے رنگ کا خصب کرے گی۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گی۔⁸³ ایک اور جگہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے واسطے بری مثال کی مشابہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی چیز کو واپس لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جو کہ قے کرنے کے بعد اس کو کھالے۔ یعنی جس طریقہ

سے کتا قے کی ہوئی چیز کھالیتا ہے اس طریقہ سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بھی ہے۔⁸⁴ یونہی رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں سے منع فرمایا، مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔⁸⁵ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سجدوں میں اعتدال برقرار رکھا کرو اور تم میں سے کوئی شخص کتے کی طرح اپنے ہاتھ نہ بچھائے۔ چنانچہ نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنے بازو زمین سے بلند رکھے اور جانوروں کی مشابہت اختیار نہ کرے۔⁸⁶ جانوروں کی مشابہت کے بارے میں قرآن پاک میں بھی تشبیہ بیان کی گئی ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا﴾⁸⁷

ان کی مثال جن پر تورات رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔

کیونکہ گدھا نہیں جانتا کہ اس کی پشت پر کتابیں ہیں یا گو برہے یہودیوں کی بھی یہی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تنبیہ ہے کہ جو کتاب اٹھائے وہ اس کے معانی کو سیکھے، اس میں جو کچھ ہے وہ اس کو جانے تاکہ اسے بھی وہ مذمت لاحق نہ ہو جو انھیں لاحق ہوئی ہے۔ نیز قرآن پاک میں یہ تمثیل بلیغ مذمت کے ضمن میں بیان کی گئی ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو جانوروں کی مشابہت سے بھی اجتناب کرنا چاہیے تاکہ اللہ رب العزت کی خوشنودی کا حصول ممکن ہو سکے۔

خلاصہ بحث

اسلام اپنے تشخص و انفرادیت کے معاملے میں بہت حساس ہے۔ اسی وجہ سے اس نے اپنے ماننے والوں کو اپنی تہذیب و ثقافت کے اپنانے کا حکم دیا ہے اور جہاں اس نے کفار سے مشابہت کی ممانعت کی ہے وہیں اس نے بدعتیوں، فاسقوں، منافقوں اور جانوروں سے بھی مشابہت کو منع کیا ہے اور کثیر احکامات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ عبادات و معاملات کے بہت سے کام کافروں، جانوروں اور منافقوں وغیرہ کی مشابہت کی وجہ سے منع کر دیے گئے ہیں۔ اگرچہ ہر امر میں ان کی مشابہت ناجائز یا حرام نہیں ہے بلکہ بہت سے امور میں جائز اور درست بھی ہے لیکن بالعموم اسے پسند نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی بجائے مسلمانوں کو صرف انبیاء و صالحین کی مشابہت اختیار کرنے اور شریعت مطہرہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(المواہم References)

- 1 - سورة آل عمران: 100
Sūrat Aaly-Imran: 100
- 2 - سورة آل عمران: 149
Sūrat Aaly-Imran: 149
- 3 - سورة البقرة: 120
Sūrat Al-Baqarah: 121
- 4 - سورة البقرة: 105
Sūrat Al-Baqarah: 105
- 5 - بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، بیروت: دار طوق النجاة، 1422ھ، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ج 4 ص 169، رقم الحدیث 3456
Muḥammad b. Ismā'īl Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, (Beirut: Dar Touq-al-Najaat, 1422 A.H.) v. 4 p. 169 Hadith No. 3456
- 6 - مسلم بن الحجاج، أبو الحسن القشیری، نیشاپوری، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول اللہ ﷺ، بیروت: دار إحياء التراث العربی، باب اتباع سنن النبوة والنصاری، ج 4 ص 2054، رقم الحدیث 6 (2669)
Muslim b. Hujāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Beirut: Dār Aḥyā-al-Turath-al-'Arabī, N.D.) v. 4 p. 2054 Hadith No. 6 (2669)
- 7 - مسلم، الجامع الصحیح، باب النهی عن لبس الرجل الثوب المصفر، ج 3 ص 1647، حدیث (27) 2077: نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية، 1986ء، ذکر النہی عن لبس المصفر، ج 8 ص 203، حدیث 5316
Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, H. No. (27) 2077; Ahmad b. Shua'yb Al-Nasāi, Sunan Nasāi, (Halab: Maktab al Matbo'at al Islamia, 1406 A.H.) v. 8 p. 203 Hadith No. 5316
- 8 - نسائی، سنن نسائی، ج 8 ص 203، ذکر النہی عن لبس المصفر، حدیث 5317
Nasāi, Sunan Nasāi, v. 8 p. 203 Hadith No. 5317
- 9 - ابن عبد البر، أبو عمرو يوسف بن عبد الله النمري، التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، المغرب: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، 1387ھ، ج 24 ص 214
Yousuf b. Abdullah Ibne 'Abdulbar, Al-Tamhīd, (Morroco: Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, 1387 A.H.) v. 24 p. 214
- 10 - صالح بن فوزان، بن عبد الله الفوزان، الملخص الفقهي، المملكة العربية السعودية: دار العاصمة، الرياض، 1423ھ، ج 1 ص 101
Saleh b. Al-Fawzan, Al-Mulḥaṣ al-Fiqhī (KSA: Dār-al-'Aṣima, 1423 A.H.) v. 1 p. 101
- 11 - البهوتي، منصور بن يونس بن صلاح الدين ابن حسن بن إدريس الحنبلي، دقائق أولي النهى لشرح المنتهى المعروف بشرح منتهى الإرادات، بیروت: عالم الكتب، 1993ء، ج 1 ص 140
Mansoor b. Yunus Al-bahūtī, Daqāiq Aoula al-Nahi. (Beirut: 'Alam al-Kutub, 1993 A.D.) v. 1 p. 140

- 12- العثيمين، محمد بن صالح بن محمد، الشرح الممتع على زاد المستقنع، دار ابن الجوزي، 1422-1428 هـ، ج 2 ص 239
Muhammad ibn al-Uthaymeen, Al-Sharh al-Mumta'. (Dār Ibn-al-Jowzī, 1422-1428 A.H.) v. 2 p. 239
- 13 - أبوداؤد، سنن أبوداؤد، بيروت: المكتبة العصرية، صيدا، ج 1 ص 176، باب الصَّلَاة فِي النَّعْلِ، حديث 652
Sulaimān b. Ash'ath, Sunan Abū Dāwūd. (Beirut: Al-Maktaba al Asriah, N.D.) H. No. 652
- 14 - نسائي، سنن نسائي، ج 8 ص 137، الْإِذْنَ بِالْخُصَابِ، حديث 5073
Nasāi, Sunan Nasāi, v. 8 p. 137 Hadith No. 5073
- 15 - ترمذی، محمد بن عیسی، ابو عیسی، جامع ترمذی، مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، 1975ء، ج 5 ص 111، باب ما جاء في النكاح، حديث 2799
Tirmidhi, b. 'Isa. Jami' at-Tirmidhi. (Egypt: Shirkat Maktaba wa Matba'tu Mustafa al Babi al Halbi, 1395 A.H.) v. 5 p. 111 Hadith No. 2799
- 16 - البجلي، خليل بن إسحاق بن موسى، ضياء الدين، التوضيح في شرح المختصر القرعي لابن الحاجب، مركز نجيبويه للمخطوطات وخدمة التراث، 2008ء، ج 3 ص 264
Khalil b. Ishaq, Al-Toudhih, (Najibawayh Manuscript Center and Heritage, 2008 A.D.) v.3 p. 264
- 17 - نووي، أبوزكريا محيي الدين يحيى بن شرف، المجموع شرح المهذب، بيروت: دار الفكر، ج 8 ص 396
Yahyā b. Sharf Nav'vī, Al-Majmo', (Beirut: Dar al Fikr N.D.) v. 8 p. 396
- 18 - الإسكافي، جمال الدين عبد الرحيم، المصنفات في شرح الروضة والرافعي، بيروت: دار ابن حزم، 2009ء، ج 4 ص 149
Jamal al-Din Abdur Raheem al-Asnavi, Al-Muhimmāt. (Beirut: Dār Ibn Ḥazam, 2009 A.D.) v. 4 p. 149
- 19 - العاصمي، عبد الرحمن بن محمد بن قاسم الحلبي النخعي، حاشية الروض المربع شرح زاد المستقنع، 1397 هـ، ج 3 ص 450
Abdur Rahman b. Muhammad Al-'Aṣmī, Ḥāshīa al-Roudh al-Murabba'. 1397 A.H., v. 3 p. 450
- 20 - خالد الرباط، سيد عزت عید (بمشاركة الباحثين بدار الفلاح)، الجامع للعلوم الإمام أحمد، الفيوم: دار الفلاح للبحث العلمي وتحقيق التراث، 1430 هـ / 2009ء، ج 8 ص 371
Khalid Al-Rabāt, Al-Jame' lil Ulūm al-Ahmad. (Faiyum: Dār al-Falāḥ, 2009 A.D.) v. 8 p. 371
- 21 - ابن أبي شيبة، عبد الله بن محمد، المصنف، الرياض: مكتبة الرشد، 1409 هـ، ج 4 ص 414، مَنْ كَرِهَ السَّكَلُ فِي الصَّلَاةِ، حديث 6545
Abdullah b. Muhammad Ibn Shaiba, Al-Muṣanif, (Riyadh: Maktaba al-Rushd, 1409 A.H.) v. 4 p. 414 Hadith No. 6545
- 22 - الصنعاني، أبو بكر عبد الرزاق بن همام، مصنف عبد الرزاق، المكتبة الإسلامية، 1403 هـ، ج 1 ص 364، باب السدل، حديث 1423؛ ابن أبي شيبة، المصنف، ج 4 ص 414، مَنْ كَرِهَ السَّكَلُ فِي الصَّلَاةِ، حديث 6542؛ علاء الدين علي بن حسان الدين، 1981ء،

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، بیروت: مؤسسة الرسالة، ج 8 ص 197، فصل: فی مفسدات الصلاة وکروها تھا ومنذوباتها، حدیث

22531

Abdurrazzaq b. Hammaam, Muṣanif Abdurrazzaq, Al-Maktab al-Islami, v. 1 p. 364; Ibn Shaiba, Al-Muṣanif, v. 4 p. 414 Hadith No. 6542

23 - أبوداؤد، سنن أبوداؤد، ج 4 ص 72، باب فی الصلیب فی الثوب، حدیث 4151

Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd. v. 4 p. 72 Hadith No. 4151

24 - ترمذی، جامع ترمذی، ج 4 ص 133، باب ما جاء فی طعام المشرکین، حدیث 1565

Tirmidhi, Jami' at-Tirmidhi. v. 4 p. 133 Hadith No. 1565

25 - ابن عبد البر، أبو عمرو یوسف بن عبد اللہ النمیری، الاستذکار، بیروت: دار الکتب العلمیة، 2000ء، ج 3 ص 24

Yousuf b. Abdullah, Abu Umer Ibn 'Abdulbar, Al-Istizkār, (Beirūt: Dār al Kutub al Ilmiah, 2000 A.D.) v. 3 p. 24

26 - أبوداؤد، سنن أبوداؤد، ج 3 ص 351، باب فی کراهیة التقدر للطعام، حدیث 3784

Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd, v. 3 p. 351 Hadith No. 3784

27 - أحمد بن حنبل، امام، مسند أحمد، مؤسسة الرسالة، 2001ء، ج 6 ص 287، مسند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حدیث 10472

Aḥmad b. Ḥanbal. Musnad Aḥmad b. Ḥanbal, (Beirūt: Mosasa al-Risālah, 2001 A.H.) v. 6 p. 287 Hadith No. 10472

28 - ابن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد، المصنف، ج 3 ص 84، فی زینۃ المساجد ما جاء فیہا، حدیث 3165

Abdullah b. Muhammad Ibn Shaiba, Al-Muṣanif, v. 3 p. 84 Hadith No. 3165

29 - ایضاً، ج 3 ص 508، الصلاة فی الطاق، حدیث 4734

Ibid, v. 3 p. 508 Hadith No. 4734

30 - بخاری، الجامع الصحیح، ج 7 ص 160، باب تعلیم الاطفال، حدیث 5892

Muḥammad b. Ismā'īl Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 7 p. 160 Hadith No. 5892

31 - سورة الانفال: 35

Sūrat Al-Anfal:35

32 - السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين، م 911ھ، الدر المنثور، بیروت: دار الفکر، س 4 ج 4 ص 62

Jalal al-Dīn Al-Sayūṭī, Tafseer Dur-e-Manthūr, (Beirūt: Dār al Fikr, 1412 A.H.) v. 4 p. 62

33 - معلوم ہوا کہ نماز کے دوران، توابع نماز میں مثلاً نماز کیلئے جاتے ہوئے، نماز کا انتظار کرتے ہوئے بھی انگلیاں چٹکانا مکروہ ہے۔

امجد علی، اعظمی، بہار شریعت، کراچی: مکتبۃ المدینہ، ج 1 ص 193؛ خارج نماز میں (یعنی توابع نماز میں بھی نہ ہو) بغیر حاجت کے انگلیاں چٹکانا مکروہ تنزیہی ہے۔ خارج نماز میں کسی حاجت کے سبب مثلاً انگلیوں کو آرام دینے کیلئے انگلیاں چٹکانا مباح (یعنی بلا

کراہت جائز) ہے۔ ابن عابدین، رد المحتار، ج 2 ص 493-494

'Azmī, Amjad 'Alī. Bahār-e-Sharī 'at. (Karachi: Maktaba al Madina old Fruit Market, 2012 A.D.) v. 1 p. 193; Muḥammad Amīn Ibn 'Abidīn, Radd al-Muḥtār. v. 2 p. 493-494

34 - أبوداؤد، سنن أبوداؤد، ج 1 ص 154، باب ما جاء فی الهدی فی الشیء إلی الصلاة، حدیث 562

Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd, v. 1 p. 154 Hadith No. 562

- 35 - قرطبی، أبو عبد اللہ محمد بن أحمد، شمس الدین، الجامع لأحكام القرآن، القاهرة: دار الكتب المصرية، 1961ء، ج 7 ص 400
Muhammad b. Abdullah, Abī Abdullah Al-Qurtabī, Tafseer Al-Qurtabī, (Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣrīya, 1961 A.D.) v. 7 p. 400
- 36 - اصلاحي، امین احسن، تدبر قرآن، لاہور: فاران فاؤنڈیشن، 1430ھ/2009ء، ج 3 ص 625
Amīn Ahsan Islāhī, Tadabur Qur'ān, Lahore: (Farān Foundation, 2009 A.D) v. 3 p. 625
- 37 - الدمری، تاج الدین بھرام بن عبد اللہ بن عبد العزیز، تحبیر المختصر وهو الشرح الوسط علی مختصر خلیل فی الفقہ المالکی، مرکز نجیبویہ للمخطوطات وخدمة التراث، 2013ء، ج 1 ص 296
Tāj al-Dīn Bahrām b. Abdullah Al-Damīrī, Taḥbīr al-Mukhtaṣir, (Najibawayh Manuscript Center and Heritage, 2013 A.D.) v. 1 p. 296
- 38 - البیهقی، أحمد بن الحسن بن علی بن موسیٰ أبو بکر، سنن البیهقی الکبریٰ، مکتبہ المکرمۃ: مکتبۃ دار الباز، 1994ء، ج 9 ص 234، باب کراهیۃ الدخول علی أهل الذمۃ فی کنا لکھم والتشبه بھم یوم نیروزھم ومھر جائھم، حدیث 18642
Ahmad b. Hussain Bayhaqī, Sunan Al-Bayhaqī al-Kubrā. (Makkah: Maktaba Dār al-Bāz, 1994 A.D.) v. 9 p. 234 Hadith No. 18642
- 39 - ابن ابی شیبہ، المصنف، ج 6 ص 221، فی المسافر یقتلہ ثم یرجع منہ، حدیث 9437
Ibn Shaiba, Al-Muṣanif, v. 6 p. 221 Hadith No. 9437
- 40 - مسلم، الجامع الصحیح، ج 1 ص 222، باب خصال الفطرۃ، حدیث 55 (260)
Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, v. 1 p. 222 Hadith No. 55(260)
- 41 - العثیمین، الشرح الممتع علی زاد المستقنع، ج 2 ص 239
Al-Uthaymeen, Al-Sharh al-Mumta', v. 2 p. 239
- 42 - نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ لیکن اگر آنکھیں بند رکھنے سے خشوع و خضوع آتا ہو تو آنکھیں بند رکھنا افضل ہے۔
ابن عابدین، ردُّ المحتار، ج 2 ص 499
Muḥammad Amīn Ibn 'Abidīn, Radd al-Muḥtār. v. 2 p. 499
- 43 - الفقہ المیسر فی ضوء الکتاب والسنة، ص 59
Al-Fiqh al-Mayisar fi Dhow al-Kitāb al-Sunnah, p. 59
- 44 - الحلال البغدادي، أبو بکر أحمد بن محمد بن ہارون بن یزید، الحنبلي، الوقوف والترجل من الجامع لمسائل الإمام أحمد بن حنبل، بیروت: دار الكتب العلمیۃ، 1994ء، ص 126
Ahmad b. Muhammad Al-Khilāl, Al-Waqūf, (Beirut: Dār al Kutub al Ilmiah, 1994 A.D.) p. 126
- 45 - أبو داود، سنن أبو داود، ج 3 ص 349، باب فی اکل اللحم، حدیث 3778
Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd, v. 3 p. 349 Hadith No. 3778
- 46 - ایضاً، ج 4 ص 48، باب من کَرِهَهُ، حدیث 4049
Ibid, v. 4 p. 48, H.No. 4049
- 47 - ایضاً، ج 4 ص 358، باب فی قیام الرجل للرجل، حدیث 5230
Ibid, v. 4 p. 358, H.No. 5230

- 48 - الحلال البغدادي، الوقوف والترجل من الجامع لمسائل الإمام أحمد بن حنبل، ص 120
Ahmad b. Muhammad Al-Khilāl, Al-Waqūf, p. 120
- 49 - بخاری، الجامع الصحيح، ج 7 ص 92، باب ما أنكره الدائم من القصب والمروحة والحديد، حديث 5503
Muhammad b. Ismā'il Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 7 p. 92 Hadith No. 5503
- 50 - نسائي، سنن نسائي، ج 7 ص 226، النسخي عن الذئب بالظفر، حديث 4403
Nasāi, Sunan Nasāi, v. 7 p. 226 Hadith. No. 4403
- 51 - سورة الاحزاب: 33
Sūrat Al-Ahzab: 33
- 52 - ابن ماجه، سنن ابن ماجه، ج 1 ص 476، باب ما جاء في النسخي عن التسلب مع الجنابة، حديث 1485
Muhammad b. Yazīd Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah. v. 1 p. 476 Hadith No. 1485
- 53 - ابن بطال، أبو الحسن علي بن خلف بن عبد الملك، شرح صحيح البخاري لابن بطال، السعودية: مكتبة الرشد، 2003، ج 3 ص 208
Ali b. Khalaf Ibn Bitāl, Sharah Ṣaḥīḥ Bukhārī. (KSA: Maktaba al-Rushd, 2003 A.D.) v. 3 p. 208
- 54 - ابن ماجه، سنن ابن ماجه، ج 2 ص 1227، باب النسخي عن الأصطخار على القصب، حديث 3725
Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah. v. 2 p. 1227 Hadith No. 3725
- 55 - بخاری، الجامع الصحيح، ج 2 ص 66، باب النسخ في الصلاة، حديث 1219
Muhammad b. Ismā'il Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 2 p. 66 H.No. 1219
- 56 - ابن رجب، زين الدين عبد الرحمن بن أحمد، فتح الباري شرح صحيح البخاري، المدينة النبوية: مكتبة الغرباء الأثرية، 1996، ج 9 ص 370
Zain al-Dīn Abdur Rahman b. Aḥmad Hanbalī Ibn Rajab, Fath al-bārī. (Madina: Maktaba al-Ghurabā al-athrīya, 1417 A.H.) v. 9 p. 370
- 57 - سعيدی، غلام رسول، شرح صحيح مسلم، لاہور: فرید بک سٹال اردو بازار، 1423ھ / 2002ء، ج 2 ص 118
Saeedi, Ghulām Rasool, Sharah Ṣaḥīḥ Muslim. (Lahore: Fareed Book Stall Urdu Bazar, 2013 A.D.) v. 2 p. 118
- 58 - الكاساني، علاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، بيروت: دار الكتب العلمية، 1406ھ، ج 1 ص 54
Alaud-Dīn Abu Bakr b Masood Al-Kāsānī, (Beirut: Dār al Kutub al Ilmiah, 1406 A.H.) v. 1 p. 54
- 59 - أبو داود، سنن أبو داود، ج 4 ص 282، باب في النسخ في النخس، حديث 4928
Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd, v. 4 p. 282 Hadith No. 4928
- 60 - وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، الموسوعة الفقهية الكويتية، الكويت: دار السلاسل، من 1404 - 1427 هـ، ج 11 ص 63
The Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, Al-Mosow'a al-Fiqhīya al-Kuwaitia, (Kuwait: Dār al-Salāsīl, 1404-1427 A.H.) v. 11 p. 63
- 61 - عليش، محمد بن أحمد بن محمد، أبو عبد الله المالكي، منج اللبيل شرح مختصر خليل، بيروت: دار الفكر، 1989ء، ج 9 ص 285

- Muhammad b. Ahmad 'Alaish, Minḥul Jalīl. (Beirut: Dar al Fikr 1989 A.D.) v. 9 p. 285
62 - نووي، المجموع شرح المهذب، ج4 ص468
- Yahyā b. Sharf Nav'vī, Al-Majmo', v. 4 p. 468
63 - الموسوعة الفقهية الكويتية، ج18 ص111
- Al-Mosow'a al-Fiqhīya al-Kuwaitia, v. 18 p. 111
64 - ابن مفلح، إبراھیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد، أبو إسحاق، برهان الدین، المبدع فی شرح المقنع، بیروت: دار الکتب العلمیة، 1997ء، ج3 ص156
- Ibrahim b. Muhammad Ibn Mufleḥ, Al-Mubde'. (Beirut: Dār al Kutub al Ilmiah, 1997 A.D.) v.3 p. 156
65 - ابن رشد، أبو الولید محمد بن أحمد، القرطبی، البیان والتحصیل والشرح والتوجیه والتعلیل لمسائل المستخرجة، بیروت: دار الغرب الإسلامي، 1988ء، ج18 ص273
- Muhammad b. Ahmad Ibn Rushd al-Qurtabī, Al-Bayyān wa al-Taḥṣīl, (Beirut: Dār al Gharab al Islami, 1988 A.D.) v. 18 p. 273
66 - ابن ماجه، سنن ابن ماجه، ج2 ص1156، باب الكل بالاشم، حديث 3495
Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, v. 2 p. 1156 Hadith No. 3495
- 67 - ترمذی، جامع ترمذی، ج4 ص234، باب ما جاء في الاستحلال، حديث 1757
Tirmidhi, Jami' at-Tirmidhi. v. 4 p. 234 Hadith No. 1757
- 68 - ابن ماجه، سنن ابن ماجه، ج2 ص1156، باب الكل بالاشم، حديث 3496
Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, v. 2 p. 1156 Hadith No. 3496
- 69 - أبو داود، سنن أبو داود، ج4 ص60، باب في لباس النساء، حديث 4097
Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd, v. 4 p. 60 Hadith No. 4097
- 70 - أحمد، مسند أحمد، ج44 ص142، حديث أم سلمة، حديث 26522
Aḥmad b. Ḥanbal. Musnad Aḥmad b. Ḥanbal, v. 44 p. 142 Hadith No. 26522
- 71 - أبو داود، سنن أبو داود، ج4 ص64، باب في الاختار، حديث 4115
Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd, v. 4 p. 64 Hadith No. 4115
- 72 - بخاری، الجامع الصحیح، ج7 ص159، باب إخراج المشيئين بالنساء من البيوت، حديث 5886
Muḥammad b. Ismā'īl Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 7 p. 159 Hadith No. 5886
- 73 - مسلم، صحيح مسلم، ج3 ص1598، باب آداب الطعام والشراب وأحكام مجتمعاتهم، حديث 105 (2020)
Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, v. 3 p. 1598 Hadith No. 105 (2020)
- 74 - العاصمي، حاشية الروض المربع شرح زاد المستقنع، ج2 ص233
Al-'Aṣmī, Ḥāshīya al-Roudh al-Murabba'. V. 2 p. 233
- 75 - أحمد، مسند أحمد، ج17 ص477، مسند أبي سعيد الخدري، حديث 11385
Aḥmad b. Ḥanbal. Musnad Aḥmad b. Ḥanbal, v. 17 p. 477 Hadith No. 11385
- 76 - البيهقي، سنن البيهقي الكبير، ج2 ص289، باب كراهية تشبكيك اليد في الصلاة، حديث 3388
Al-Bayhaqī, Sunan Al-Bayhaqī al-Kubrā. v. 2 p. 289 Hadith No. 3388

- 77 - بخاری، الجامع الصحیح، ج 7 ص 168، باب ما وُطئَ من الثَّصَاویر، حدیث 5954
Muḥammad b. Ismā'īl Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 7 p. 168 Hadith No. 5954
- 78 - بخاری، الجامع الصحیح، ج 7 ص 167، باب نقض الصُّور، حدیث 5953
Muḥammad b. Ismā'īl Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 7 p. 167 Hadith No. 5953
- 79 - ایضاً، ج 4 ص 61، باب نقض الصُّور، حدیث 3016
Muḥammad b. Ismā'īl Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 4 p. 61 Hadith No. 3016
- 80 - ایضاً، ج 4 ص 61، باب: لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللَّهِ، حدیث 3017
Muḥammad b. Ismā'īl Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 4 p. 61 Hadith No. 3017
- 81 - سورة النساء: 142
Sūrat Al-Nisaa: 142
- 82 - ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی، م 1252ھ، رد المختار علی الدر المختار، بیروت: دار الفکر، 1992ء، ج 2 ص 47
Muḥammad Amīn Ibn 'Abidīn, Radd al-Muḥtār. (Beirūt: Dār al Fikr, 1412 A.H.) v.2 p. 47
- 83 - أبوداؤد، سنن أبوداؤد، ج 4 ص 87، باب ما جاء في خضاب السَّوَادِ، حدیث 4212
Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd, v. 4 p. 87 Hadith No. 4212
- 84 - بخاری، الجامع الصحیح، ج 3 ص 164، باب: لَا يَكُلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي حَبِيبِهِ وَصَدَقَتِهِ، حدیث 2622
Muḥammad b. Ismā'īl Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī, v. 3 p. 164 Hadith No. 2622
- 85 - أحمد بن حنبل، مسند احمد، مسند ابی هريرة، ج 13 ص 468، حدیث 8106
Aḥmad b. Ḥanbal. Musnad Aḥmad b. Ḥanbal, v. 13 p. 468 Hadith No. 8106
- 86 - العثيمين، الشرح للمتنع علی زاد المستقنع، ج 3 ص 231
Al-Uthaymeen, Al-Sharh al-Mumta', v. 3 p. 231
- 87 - سورة الجمعة: 5
Sūrat Al-Jumah: 5